اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے سب سے آخری نبی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ؛ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَیَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا** یعنی جب تم مؤذِّن کو اذان کہتے سُنو تو (اذان کا جواب دیتے ہوئے) ایسے ہی کہو، جیسے مؤذِّن کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو! کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درودِ پاک پڑھتا ہے، اللہ پاک اس پر 10 رحمتیں نازِل فرماتا ہے۔[1]

[1] ... مسلم، کتاب الصلاۃ، باب استحباب القول مثل قول...الخ، صفحہ: 151، حدیث: 384۔

مایوس کیوں ہو عاصِیو! تم حوصَلہ رکھو	رَب کی عطا سے انکا کرم ہے سبھی کے ساتھ
خطبہ، اذاں، نماز، عبادت کوئی سی ہو	ذکرِ نبی ضرور ہے ہر بندگی کے ساتھ[1]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[2] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عمامہ شریف کا انمول تحفہ

اپنے دَور کے عظیم مُحَدِّث، عالِم، وَلِیِّ کامِل، وہ ہستی جن کے ذریعے سے حدیثِ مصطفٰے کا فیضان برِّصغیر میں عام ہوا یعنی حضرت علّامہ شیخ عبد الحق محدّث دِہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک بہت خوبصورت واقعہ لکھا ہے، فرماتے ہیں: ایک بزرگ تھے: شیخ احمد مغربی رحمۃُ اللہِ علیہ۔ آپ کو مدینۂ پاک حاضِری کی سعادت نصیب ہوئی، جب واپسی کا وقت آیا تو شیخ احمد رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے

1... وسائل بخشش، صفحہ: 211۔

2... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284

دوستوں کے ساتھ اَلْوِداعی سلام کے لیے مُواجَہَہ شریف (یعنی چہرۂ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے) حاضِر ہوئے، سلام عرض کیا۔ اُس وقت روضۂ مُقَدَّس کے جو خادِم تھے، وہ آپ کے قریب آئے اور عِمَامہ شریف آپ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا: یہ عِمَامہ شریف لیجیے اور باندھ لیجیے!

خادِم نے مزید عرض کیا: رات میری قسمت جاگی، رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے اور یہ عِمَامہ شریف عطا کر کے فرمایا: یہ عِمَامہ احمد مغربی کو دینا اور کہنا: یہ عِمَامہ سر پر باندھ اور نیکی کی دَعْوت عام کرنے میں لگ جاؤ...!! یہ فرمانِ ذیشان سُنا تو شیخ احمد مغربی رحمۃُ اللہِ علیہ نے عِمَامہ شریف قُبول کیا، چُوما، آنکھوں سے لگایا اور سَر پر سجالیا۔[1]

نیکی کی دعوت پسندیدہ کام ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اِس واقعے سے مَعْلُوم ہوا کہ عِمَامہ شریف باندھنا اور نیکی کی دعوت عام کرنا دونوں ہی پسندیدہ کام ہیں، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے اِس کی ترغیب دِلائی ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ سَر پر عِمَامہ شریف بھی سجایا کریں اور نیکی کی دعوت بھی عام کرتے رہا کریں۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ	تَرْجَمۂ کنزُالعِرفان: اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے (پارہ:24، سورۂ حم السجدہ:33)

حضرت ابوذَر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ عنہ صحابیِٔ رسول ہیں، فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا:

[1]... اخبار الاخیار، صفحہ:158-159۔

یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میرے پاس مال نہیں ہے، میں صدقہ کیسے کِیَا کروں؟ فرمایا: **تم نیکی کی دعوت دیا کرو، بُرائی سے منع کیا کرو...!!**[1]

سُبْحٰنَ اللہ! مَعْلُوم ہوا؛ نیکی کی دعوت عام کرنا، بُرائیوں سے منع کرنا پسندیدہ عَمَل ہے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پسند فرماتے ہیں کہ آپ کے غُلام اپنی اِصْلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اِصْلاح میں بھی مَصْرُوف رہا کریں۔ اللہ پاک ہمیں توفیق بخشے، کاش! ❁ ہم دَرْس دیا کریں ❁ علاقائی دورے میں شرکت کریں ❁ فجر کے لیے جگایا کریں ❁ عاشقانِ رسول کے ساتھ قافلوں میں سَفَر کیا کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! خُوب خُوب نیکی کی دعوت عام کرنے کی سَعَادت نصیب ہو جائے گی۔

نہ نیکی کی دعوت میں سستی ہو مجھ سے   بنا شائقِ قافلہ یاالٰہی!
سعادت ملے درسِ فیضانِ سُنّت   کی روزانہ دو مرتبہ یاالٰہی![2]

عمامہ شریف کا تحفہ دیا کیجیے

پیارے اسلامی بھائیو! رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے دَرِپاک پر حاضر غُلام یعنی شیخ احمد مغربی رحمۃُ اللہِ علیہ کو عِمَامہ شریف تحفے میں عطا فرمایا اور حکم دیا: **اِسے باندھو اور نیکی کی دعوت عام کرنے میں لگ جاؤ...!!**

اِس سے مَعْلُوم ہوا؛ عِمَامہ شریف تحفے میں دینا بھی ادائے مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہے۔ ہمارے ہاں عموماً دوسروں کو تحفے تحائف دینے کا مَعْمُول ہوتا ہے ❁ سالگرہ پر تحفے دیئے

---

[1]... مسند احمد، جلد:8، صفحہ:550-551، حدیث:22101 ملتقطاً۔
[2]... وسائلِ بخشش، صفحہ:103۔

جاتے ہیں ۞ کوئی کامیابی ملنے پر تحفے دیئے جاتے ہیں ۞ شادِی بیاہ پر بھی تحفے دیئے لیے جاتے ہیں ۞ اَور بھی مواقع آتے ہیں ۞ دوستوں وغیرہ کا آپس میں تحفوں کا لَین دَین چلتا رہتا ہے۔ تحفے میں کیا دینا ہے؟ یہ بھی بڑا المیہ ہوتا ہے، لوگ بہت کچھ دے رہے ہوتے ہیں، کاش! ہم تحفے میں دِینی کتابیں دینے کی عادت بنالیں، تحفہ بھی ہو جائے گا، نیکی کی دعوت بھی ہو جائے گی۔ یونہی مرد حضرات کو تحفے میں عمامہ پیش کریں۔ تحفہ بھی ہو جائے گا، ادائے مصطفےٰ پر عَمَل بھی ہو جائے گا اور عمامہ باندھنے کی خاموش ترغیب بھی ہو جائے گی۔

پیارے آقا نے عمامے تقسیم فرمائے

لٰہذا تحفے میں عمامہ پیش کرنے کی کوشش فرمائیں۔ یہ تو ایک خواب کا واقعہ عرض کیا، یقیناً پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو خواب میں دیکھنا بھی حقیقت ہی میں دیکھنا ہے، حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِیْ اِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ یعنی جس نے خواب میں مجھے دیکھا، اس نے مجھے ہی دیکھا، بیشک شیطان میری صُورت نہیں اپنا سکتا۔[1]

لٰہذا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں عمامہ شریف عطا فرمایا تو گویا حقیقت ہی میں عطا فرمایا۔ البتہ! پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ پاک میں باقاعِدہ یہ بات ہمیں ملتی ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم عمامہ شریف کا تحفہ عطا فرمایا کرتے تھے، ۞ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ علیُّ الْمُرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو جب یمن کی طرف روانہ فرمایا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ہاتھوں سے انہیں عمامہ شریف سجایا[2] ۞ اِسی طرح حضرت مُعَاذ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کو سفر پر

[1]... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الایمان والرؤیا، باب ما قالوا فیمن... الخ، جلد:7، صفحہ:233، حدیث:6۔

[2]... طبقات الکبری، جلد:2، صفحہ:128۔

روانہ فرمایا تو حکم ہوا: بلال...!! میرا عِمامہ لاؤ! عِمامہ شریف حاضِر کیا گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مبارَک ہاتھوں سے اپنا مبارَک نُورانی عِمامہ شریف حضرت مُعَاذ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے سَر پر سجا دیا۔ اِسی طرح اور مَواقع پر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے عِمامے عطا فرمائے[1] ❁ ایک روایت میں ہے: پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے قبیلہ بنو حارِث کی طرف عِمامے بھیجے اور فرمایا: اِنہیں تقسیم کر دیا جائے۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! کیسی شان ہے؟ مکی مدنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم عِمامے تقسیم فرمایا کرتے تھے۔ ہمارے ہاں جو اِس کی اِسْتِطاعت رکھتے ہوں، اُن کے لیے زبردست ترغیب ہے، ہم لنگر کرتے ہی رہتے ہیں نا ❁ 12 وِیں شریف کا لنگر ❁ 11 وِیں شریف کا لنگر ❁ 26 وِیں شریف کا لنگر ❁ خواجہ حُضُور رحمۃُ اللہِ علیہ کی چھٹی شریف کا لنگر ❁ اور کتنے سارے لنگر ہمارے ہاں ہوتے ہیں، لوگ دیگیں بناتے ہیں، بِریانیاں تقسیم ہوتی ہیں، یہ بھی جائِز ہے، کھانا کھلانے کو افضل اَعْمال میں شُمار کیا گیا ہے۔ اِس کے ساتھ ساتھ ہم دِینی رسائل بھی تقسیم کر سکتے ہیں، مِسْواک شریف کا لنگر بھی ہو سکتا ہے اور زہے نصیب عِمامے شریف کا بھی لنگر ہو سکتا ہے۔ اللہ پاک توفیق بخشے۔ یہ بھی ایک طرح سے خاموش ترغیب ہے، جسے عِمامہ شریف پیش کرنا ہو پہلے اُس کی ذہن سازی کریں، اگر وہ عِمامہ شریف باندھنے پر آمادہ ہو جائے اور لگے بھی کہ وہ عِمامہ باندھ لے گا تو عِمامہ شریف پیش کریں، اللہ پاک کے کرم سے جو جو آپ کی ترغیب پر عِمامہ شریف سجا لے گا، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کا ثواب آپ کو بھی ملتا رہے گا۔

1... الثقات لابن حبان، السیرۃ النبویہ، السنۃ التاسعہ من الھجرہ، جلد: 1، صفحہ: 147۔

2... السیرۃ لابی اسحاق الفرازی، صفحہ: 237، حدیث: 396۔

سُنّت میں عظمت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! عمامہ شریف باندھنا سُنّت ہے اور سُنّت میں عظمت ہے۔ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ	ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ موجود ہے۔ (پارہ:21، سورۂ احزاب:21)

سُبْحٰنَ اللہ! میرے لیے، آپ کے لیے، ہم سب کے لیے بہترین نمونہ کون ہیں؟ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم...!! ہم نے پیروی کرنی ہے کس کی؟ ❁ فلمی ایکٹرز کی نہیں ❁ کھلاڑیوں کی نہیں ❁ ٹِک ٹاکرز کی نہیں ❁ یوٹیوبرز کی نہیں ❁ نِت نئے فیشن کی نہیں بلکہ پیروی کریں گے پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی، وہ حَسِیْن و جمیل آقا، وہ پیارے پیارے آقا، وہ مَن بھاتے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم جو اتنے پیارے ہیں، اتنے پیارے ہیں، اتنے پیارے ہیں کہ سب جہانوں کا خالِق و مالِک اللہ رَبُّ العزّت بھی اُن سے محبّت فرماتا ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں:

جِس کا حُسن اللہ کو بھی بھا گیا | ایسے پیارے سے محبّت کیجیے [1]

وضاحت: جس پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا حسن اللہ پاک کو بھی پسند آگیا ہے، ایسے مَحْبُوب سے ہمیں بھی محبّت ہونی چاہیے۔

[1]... حدائقِ بخشش، صفحہ:195۔

مَحْبُوب گر نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم

اور ایک بات عرض کروں؛ ہمارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم صِرْف محبوبِ خُدا ہی نہیں ہیں، محبُوب گر بھی ہیں، ایسا نہیں ہے کہ صِرْف آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہی اللہ پاک کے مَحْبُوب ہیں بلکہ جو آپ کی سُنّتوں پر، پیاری پیاری اداؤں پر چَل پڑتا ہے، اسے بھی محبوبِ خُدا بنا دیتے ہیں۔ جی ہاں! قرآنِ کریم میں ارشاد ہوا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (پارہ:3، سورۂ ال عمران:31)	ترجمۂ کنزُ العِرفان: اے حبیب! فرمادو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ اللہ تم سے محبت فرمائے گا۔

پتا چلا؛ جو مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرتا ہے، اللہ پاک اُسے اپنا مَحْبُوب بنالیتا ہے۔

ہمیشہ عمامہ باندھنا سُنّت ہے

پیارے اسلامی بھائیو! لِبَاس کی سُنتوں میں عمامہ مستقل سُنّت ہے جیسا کہ مُحَدِّثِین کے اُستاد شیخ وَصِی احمد صُورتی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی عادَت شریف یہ تھی کہ سَفَر ہو یا حَضَر، گھر کے اندر ہوتے یا باہَر، نماز میں ہوتے یا عِلاوہ نماز ہر حالت میں سَرِ اَنور پر عمامہ شریف جگمگا تا رہتا تھا۔[1]

تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نُور کا	سَر جھکاتے ہیں اِلٰہی بول بالا نُور کا[2]

وضاحت: یارسولَ اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے عمامہ شریف کے آگے تو دُنیا کے بڑے بڑے سلطانوں کے سر جھک جاتے ہیں اور زبانِ حال سے کہتے ہیں کہ یا الٰہی اس سراپا نور کا بول بالا ہو۔

1... کشف الغمامہ عن سنیۃ العمامہ، صفحہ:14-15۔

2... حدائقِ بخشش، صفحہ:243۔

عشق والوں کے انداز نِرالے ہوتے ہیں، عاشقوں کے امام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کا عشق بھرا انداز دیکھئے! لکھتے ہیں:

دیکھیں موسیٰ طُور سے اُترا صحیفہ نُور کا | پُشت پر ڈھلکا سَرِ انور سے شملہ نُور کا[1]

وضاحت: یارسولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی کمرِ پاک سے لٹکنے والے شملے کو اگر موسیٰ علیہ السَّلام دیکھ لیں تو ضرور یہ بات کہیں کہ یہ تو یوں لگ رہا ہے جیسے آسمان سے کوئی صحیفہ نازل ہو رہا ہے۔

عمامہ شریف بندھوایا

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو عمامہ شریف سے کیسی محبّت تھی، روایت سنیے! جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں مرض حاضِر تھا، یعنی ظاہِری زندگی مبارک کے آخری اَیّام میں مرض نے حاضِری دِی، ان دِنوں کی بات ہے، حضرت فضل بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ خِدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یَافَضْلُ! شُدَّ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ عَلٰى رَأْسِيْ یعنی اے فضل...!! یہ عمامہ لَو! اور میرے سَر پر باندھ دو...!![2]

ہم کو وہی پسند، جو ہے تجھے پسند

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو عمامہ شریف سے کتنی محبّت تھی۔ جو اسلامی بھائی عمامہ باندھتے ہیں اُن کے لیے بھی ترغیب ہے، بعض دفعہ بیمار

[1]... حدائقِ بخشش، صفحہ: 243۔

[2]... الطبقات الکبریٰ، جلد: 2، صفحہ: 196۔

ہوں، گھر پر ہوں یا ایسا کوئی مُعاملہ ہو جائے تو عِمامہ شریف باندھنے کے عادِی اسلامی بھائی بھی عِمامہ اُتار دیتے ہیں، ٹوپی پہن لیتے ہیں۔ اُن کے لیے ترغیب ہے، ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں مرض حاضِر ہے، خُود عِمامہ شریف سجائیں، بظاہِر ایسی کیفیت نہیں ہے، لہٰذا حکم دیا کہ میرے سَر پر عِمامہ باندھ دو۔

لوگ اِدھر اُدھر کے دلائل دیتے ہیں، ٹوپی پہننا کونسا ناجائز ہے؟ ننگے سَر پھرنے میں حرج ہی کیا ہے؟ عِمامہ تو عرب کا رواج تھا؟ وغیرہ وغیرہ باتیں بنائی جاتی ہیں، اپنی تو سادہ سی بات ہے:

ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

مولانا حَسَن رضا خان صاحِب رحمۃُ اللہِ علیہ نے کتنی پیاری بات کہی، اِدھر اُدھر کی سب باتوں کا صِرف ایک ہی جواب:

اپنا عزیز وہ ہے جسے تُو عزیز ہے | ہم کو ہے وہ پسند جسے آئے تُو پسند[1]

بَس مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی پسند ہے، لہٰذا ہمیں بھی یہی پسند ہے۔ لہٰذا عِمامہ شریف باندھنے کی عادَت بنانی چاہئے۔

ایمان کا اظہار ہے سرکار کی الفت | سرکار سے الفت کا ہے اظہار عِمامہ

فرشتے عِمامہ پہنتے ہیں

پیارے اسلامی بھائیو! شیطان عِمامہ نہیں باندھتا، کون باندھتا ہے؟ سردارِ مکہ، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رَاَیْتُ اَکْثَرَ مَنْ رَاَیْتُ مِنَ الْمَلَائِکَۃِ مُعْتَمِّیْنَ یعنی میں نے اَکْثَر فرشتوں کو عِمامہ باندھے ہی دیکھا ہے۔[2]

[1]... ذوقِ نعت، صفحہ: 126۔

[2]... تاریخ دمشق، جلد: 22، صفحہ: 81۔

سُبْحٰنَ اللہ! مَعْلُوم ہوا؛ عِمَامہ باندھنا سُنّتِ انبیا بھی ہے، سُنّتِ مصطفےٰ بھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ سُنّت ملائکہ بھی ہے۔ اَکْثَر فرشتے عِمَامہ باندھتے ہیں۔

فرشتہ صِفّت بننا پسندیدہ ہے

کیا آپ کو مَعْلُوم ہے: آدمی فرشتوں کی ادائیں اپنائے، اللہ پاک کو یہ بات پسند ہے۔ جی ہاں! مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: **بے شک اللہ پاک تمہیں فرشتوں کی طرح دیکھنا پسند فرماتا ہے۔**[1]

باندھے ہوئے آئے تھے مدد گار عمامہ

سُبْحٰنَ اللہ! فرشتے عِمَامہ باندھتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: **غزوۂ بدر و غزوۂ حُنَیْن** میں جو فرشتے آئے تھے، انہوں نے عِمَامے باندھ رکھے تھے۔[2]

تھی بدر میں دستار فرشتوں کے سروں پر | باندھے ہوئے آئے تھے مدد گار عمامہ

ویسے ہم میں سے شاید کسی نے بھی فرشتہ دیکھا نہ ہو مگر ہمارے ذہنوں میں فرشتوں سے مُتَعَلِّق جو خیال ہے، اِس کے مُطَابِق ذرا غور فرمائیں؛ کیا اس دُنیا میں فرشتوں سے زیادہ حَسِین اور خوبصُورت کوئی انسان ہو گا...؟ عام لوگوں کی بات کر رہا ہوں، انبیائے کرام علیہمُ السّلام کی شان جُدا ہے، عام لوگوں میں فرشتوں جیسا حَسِین کوئی بھی نہیں ہو گا۔ حضرت یُوسُف علیہ السّلام کا حُسْن معجزہ تھا۔ اُن کے حُسْن مُقَدَّس کو دیکھ کر مصری خواتین نے ہاتھ کاٹ لیے تھے۔ یعنی جلوۂ حُسْنِ یُوسُف میں کھو کر اپنے ہوش ہی گنوا بیٹھیں۔ اس وقت مصری خواتین نے کیا کہا تھا:

1... تفسیر طبری، پارہ:23، سورۂ صافات، زیرِ آیت:166، جلد:10، صفحہ:29681 ملتقطاً۔

2... عِمَامے کے فضائل، صفحہ:58۔

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ ﴿۳۱﴾ (پارہ:12، سورۂ یوسف:31) | ترجمۂ کنزُ العِرفان : یہ تو کوئی بڑی عزّت والا فرشتہ ہے۔

یعنی مصری عورتوں کے ہاں بھی جو تَصَوُّر تھا، وہ یہی تھا کہ کوئی انسان تو اتنا حسین ہو ہی نہیں سکتا، یہ تو کوئی فرشتہ ہی لگتا ہے۔

مَعْلُوم ہوا؛ فرشتے حَسِین تَرِین ہیں اور فرشتے عِمَامہ باندھتے ہیں۔ اب ہمارے ہاں جو لوگ فیشن پر مَر مٹتے ہیں، خُوبصُورت نظر آنے کے لیے، اپنے خیال میں اچھا دِکھنے کے لیے عِمَامہ نہیں باندھتے، وہ غور کریں، اَصْل میں حُسْن تو عِمَامہ باندھنے میں ہے۔ فرشتے جو حَسِین تَرِین ہیں، نُوری مخلوق ہیں، وہ بھی عِمَامہ باندھتے ہیں، حضرت یُوسف علیہ السَّلام جن کے حُسْن کی مثال دُنیا میں نہیں ملتی، آپ بھی عِمَامہ شریف سجایا کرتے تھے اور سب حسینوں کے حسین، جن کے حُسْن کا صدقہ پُوری کائنات کو نصیب ہوا، جن کا حُسْن اللہ پاک کو بھی پسند آ گیا، وہ مَحْبُوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم بھی عِمَامہ شریف سجایا کرتے تھے۔ پتا چلا؛ حُسْن عِمَامہ نہ باندھنے میں نہیں بلکہ عِمَامہ شریف سجانے میں ہے۔

عمامہ شریف حُسن ہے

روایات میں ہے: تَعَمَّمُوا تَزْدَادُوْا حِمَالًا یعنی عِمَامہ سجاؤ! تمہارے حُسْن میں اِضافہ ہو گا۔[1]

اُن کا دیوانہ عِمَامہ اور زلف و ریش میں | واہ! دیکھو تو سہی لگتا ہے کتنا شاندار

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1]...المستطرف، الباب السادس والاربعون فی الخلق وصفاتہم الخ، جلد:2، صفحہ:52۔

چھوٹی گولی کا بڑا کمال

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے ہاں ایک مِزَاج پایا جاتا ہے، لوگ شرعی حکم کی مِقْدار کو دیکھ کر کوئی کام اپناتے ہیں، مثلاً ۞ یہ کام فرض ہے، لہٰذا کرنا ہی پڑے گا ۞ فُلاں کام واجِب ہے، یہ بھی ضرور کرنا ہے ۞ فُلاں کام سُنّتِ مؤکّدہ ہے، نہ کرنے کی عادَت بنالی تو گُناہ ہو گا، لہٰذا یہ بھی کرنا ہے ۞ فُلاں کام سُنّتِ غیر مؤکّدہ ہے، مستحب کام ہے، نہ کیا تو گُناہ نہیں ہو گا، لہٰذا خیر ہے، رہنے دو۔

اِس کی سادہ سی مثال عرض کروں؛ عصر کی جو 4 سُنّتیں ہیں، غیر مؤکّدہ ہیں، ہم سب اپنے آپ سے پوچھ لیں: کتنا عرصہ ہوا ہم نے یہ سُنّتیں پڑھی تھیں؟ عموماً لوگ نہیں پڑھتے۔ کیوں نہیں پڑھتے؟ غیر مؤکّدہ ہیں۔ نہ بھی پڑھیں تو گُناہ نہیں ہو گا۔ یونہی عِمامہ پہننے کی ترغیب دِلائی جائے تو بعض دفعہ جواب ملتا ہے: عِمامہ کونسا فرض، واجب ہے، سُنّتِ غیر مؤکّدہ ہی ہے نا، نہ بھی باندھا تو کونسا گُناہ ہو گا۔

اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ میں یہ مشورہ عرض کروں گا کہ حکم کی مِقْدار کو نہیں تاثِیر کو دیکھنے کی عادَت بنائیے! ایک مثال سے یہ بات سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں؛ اگر کسی کو تجربہ ہوا ہو، اللہ کرے ایسا تجربہ نہ ہی ہو، اچانک کسی کا بی پی شُوٹ کر گیا، 200 تک پہنچ گیا، بندہ بے ہوشی جیسی کیفیت میں چلا گیا، دِل دھک دھک کر رہا ہے، ہم اُسے جلدی جلدی ہسپتال لے کر پہنچے۔ ڈاکٹر صاحِب بی پی چیک کرنے کے بعد فوراً اپنا کیا کرتے ہیں؟ ایک چھوٹی سی گولی، بالکل چھوٹی سی ہوتی ہے، شاید ہمارے ایک پَورے پر 4 گولیاں رکھی جائیں گی، اتنی چھوٹی سی ہوتی ہے، وہ گولی ڈاکٹر صاحِب مریض کی زبان کے نیچے رکھ دیتے ہیں۔ اب کوئی بندہ نادان ہو، وہ ڈاکٹر صاحِب کے سَر چڑھ جائے کہ بھائی! بندہ اتنا زیادہ بیمار ہے، آپ نے

ایک چھوٹی سی گولی رکھ دی ہے...؟ ایسے شخص کو کیا کہا جائے گا؟ یہی کہ بھائی گولی کی مِقْدار کو نہ دیکھو! اُس کی تاثِیر دیکھو...!! ہے اگرچہ چھوٹی سی مگر اللہ پاک کے فضل سے چند منٹوں میں بی پی جگہ پر لے آتی ہے۔

یہ صِرْف سمجھانے کے لیے مثال عرض کی، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ حکم کی مِقْدار کو نہیں دیکھنا چاہئے، تاثیر کو دیکھنا چاہئے، یہ نہ دیکھیں کہ یہ کام صِرْف مستحب ہے، سُنّتِ غیر مؤکّدہ ہے، اس کی تاثِیر کو دیکھیں کہ اگر یہ کام نہ کیا تو اس کا اَثر کیا ہو گا۔ عِمامہ شریف ہی کو لے لیجیے! عِمامہ شریف باندھنا فرض نہیں ہے، واجب نہیں ہے، سُنّتِ غیر مؤکّدہ ہے، کوئی نہیں بھی باندھتا تو گنہگار نہیں ہے، لیکن **عمامہ نہ باندھنے** کا جو اَثَر ہے، وہ بہت بھیانک ہے۔

عِمامہ تاجِ عزّت ہے

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اَلْعَمَائِمُ وَقَارُ لِلْمُؤْمِنِ وَعِزٌّ لِلْعَرَبِ** عِمامے مؤمن کا وقار اور عرب کی عزّت ہے **فَاِذَا وَضَعَتِ الْعَرَبُ عَمَائِمَهَا وَضَعَتْ عِزَّهَا** پس جب عرب عِمامہ باندھنا چھوڑ دیں گے، اپنی عزّت اُتار دیں گے۔[1] ایک روایت میں فرمایا: **فَاِذَا وَضَعُوا الْعَمَائِمَ وَضَعُوْا عِزَّهُمْ** یعنی جب عرب عِمامہ اُتار دیں گے، اپنی عزّت ضائع کر دیں گے۔[2]

اللہ اکبر! اللہ پاک کی پناہ...! یہ تاثِیر ہے عِمامہ نہ باندھنے کی۔ عِمامہ نہیں باندھا تو اگرچہ گُناہ نہیں ہو گا مگر اس کا اَثر یہ نکلے گا کہ مسلمان کی عزّت ختم ہو جائے گی، وقار جاتا رہے گا۔

[1]... مسند فردوس، جلد:3، صفحہ:88، حدیث:4247۔

[2]... جامع صغیر، صفحہ:353، حدیث:5724۔

آج دیکھ لیں؛ اُمّتِ مُسلمہ پر کیسا عجیب دَور آیا ہے، ایک وقت تھا کہ بڑی بڑی طاقتیں مسلمانوں کے نام سے لرزتی تھیں، مسلمانوں کا نام سُن لیتے تو بادشاہوں کے تخت ہِل جایا کرتے تھے اور آج کیا حالات ہیں، سب کے سامنے ہی ہیں۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے | مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

مسلمانوں کی اس تنزُّلی کے بہت سارے اَسباب ہیں، اُن میں سے ایک سبب سُنّت کو چھوڑنا، فیشن اپنانا بھی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حِلْم ملتا ہے...؟

عِمامہ باندھنے سے کیا ملے گا؟ سنیے! پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِعْتَمُّوا تَزْدَادُوا حِلْمًا یعنی عِمامہ باندھو! تمہارا حِلْم بڑھ جائے گا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! حِلْم (یعنی قوّتِ برداشت *Tolerance*) جنّت میں لے جانے والا وَصْف ہے، حِلْم سُنّتِ انبیا ہے، ❁ حِلْم والا اللہ پاک کا پسندیدہ اور پیارا بندہ بَن جاتا ہے ❁ فرشتے حِلْم والے کے مددگار ہوتے ہیں ❁ حِلْم والے کی لوگ تعریف کرتے ہیں ❁ حِلْم والا آدمی بلند درجات تک پہنچ جاتا ہے۔ غرض؛ حِلْم وہ دولت ہے کہ دُنیا بھر کے خزانے خرچ کرکے بھی حاصِل نہیں ہو سکتی، یہ عظیم ترین دولت عِمامہ باندھنے کی برکت سے نصیب ہو جاتی ہے۔

تُو عطا حِلْم کی بھیک کر دے | میرے اخلاق بھی ٹھیک کر دے
تجھ کو فاروق کا واسطہ ہے | یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے[2]

[1]...شعب الایمان، باب فی الملابس...الخ، فصل فی العمائم، جلد:5، صفحہ:176، حدیث:6260۔
[2]...وسائلِ بخشش، صفحہ:138۔

ہر پیچ پر نیکیاں

پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو عمامہ باندھے اُسے ہر پیچ کے بدلے ایک نیکی عطا ہو گی اور جب (دوبارہ پہننے کے ارادے سے) اُتارے تو ہر پیچ کھولنے پر ایک گناہ مٹا دیا جائے۔ **ایک حدیث شریف میں فرمایا:** عمامہ باندھنے والے (مسلمان) کو اپنے سر پر باندھے جانے والے ہر پیچ کے بدلے قیامت کے دن ایک نور عطا کیا جائے گا۔[1]

سُبۡحٰنَ اللہ! کتنی آسان نیکیاں ہیں، عمامہ شریف باندھیں، ہر پیچ پر ایک نیکی ملے گی، دوبارہ پہننے کی نیت سے اُتاریں تو ہر پیچ کے ساتھ ایک ایک گُناہ مٹتا جائے گا۔ ہر پیچ کے بدلے قیامت کے دِن نُور نصیب ہو گا۔

ہم مفلس کیا مول چُکائیں، اپنا ہاتھ ہی خالی ہے | وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا

عمامہ باندھ کر نماز پڑھنے کی فضیلت

پیارے اسلامی بھائیو! عمامہ پہن کر نماز پڑھنے کا ثواب بھی بڑھ جاتا ہے ❁ حدیث شریف میں ہے: **2 رکعتیں** جو عمامہ باندھ کر پڑھی جائیں، بغیر عمامہ کی **70 رکعتوں** سے بہتر ہیں[2] ❁ ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: عمامہ باندھ کر پڑھی گئی نماز **10 ہزار** نیکیوں کے برابر ہے۔[3]

عمامے والے پر سلامتیاں

حضرت سالِم رحمۃُ اللہِ علیہ حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے پوتے ہیں، فرماتے ہیں:

1... جامع صغیر، صفحہ: 353، حدیث: 5727۔

2... جامع صغیر، صفحہ: 273، حدیث: 4468۔

3... مسند فردوس، جلد: ، صفحہ: 406، حدیث: 3805۔

ایک دن میں اپنے والِدِ محترم حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہ کی خِدْمت میں حاضِر ہوا، آپ عِمامہ شریف باندھ رہے تھے، جب باندھ چکے تو مجھ سے فرمایا: تم عِمامے کو دوست رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ فرمایا: اِسے دوست رکھو! عزّت پاؤ گے، شیطان تمہیں دیکھ کر پیٹھ پھیرلے گا، میں نے رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا: عِمامے کے ساتھ ایک نماز بے عِمامہ کی 25 نمازوں کے برابر ہے اور عِمامے کے ساتھ ایک جمعہ بے عِمامہ 70 جمعوں کے برابر ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عنہما نے مزید فرمایا: بیٹا...!! عِمامہ باندھ کہ فرشتے جمعہ کے دِن عِمامے باندھ کر آتے اور سورج ڈوبنے تک عِمامے والوں پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔[1]

امیر اہلسنت کی ایک ادا

اَلحمدُ لِلّٰہ! کتنے زبردست فضائل ہیں، عِمامہ باندھ کر پڑھی گئی نماز عِمامے کے بغیر والی 70 نمازوں سے بہتر ہے۔ لہٰذا عِمامہ شریف باندھ کر نماز پڑھیں۔ جو نیکیوں کے حریص ہوتے ہیں، وہ ایسے مواقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے، کام کچھ بڑھتا نہیں ہے، نماز تو پڑھنی ہی ہے، عِمامہ شریف کا تاج سجا کر پڑھ لیں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! نیکیاں بڑھ جائیں گی۔

ایک مرتبہ امیر اہلسنت مولانا الیاس عطّار قادری دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کسی اسلامی بھائی کے ہاں تشریف لے گئے، وہاں آپ نے وُضُو کیا، وُضُو کے وقت ظاہِر ہے عِمامہ شریف اُتارنا ہوتا ہے، امیر اہلسنت دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کی تو نَرْم، سَر سے چپکی ہوئی ٹوپی پر عِمامہ سجانے کی عادت رہی ہے، ایسا عِمامہ اُتاریں تو کھل جاتا ہے، یہ بھی امیر اہلسنت کی ادا رہی کہ ایک ایک پیچ کر کے عِمامہ کھولتے۔ خیر! آپ نے وُضُو کیا اور نوافِل ادا فرمائے، اُس وقت آپ کو عِمامہ

[1]... تاریخ دمشق، جلد: 37، صفحہ: 354-355 ملتقطاً۔

باندھنا یاد نہ رہا۔ جب نفل پڑھ چکے، بعد میں خیال آیا کہ میں نے تو نماز عِمامے کے بغیر ہی پڑھ لی ہے، لِہٰذا زیادہ نیکیاں کمانے کی حِرْص میں آپ نے عِمَامہ شریف باندھا اور دوبارہ نفل ادا فرمائے۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ حِرْص کی بات ہے، ہمیں مال و دولت کی لالچ ہوتی ہے، عہدے اور مَنْصب کی لالچ ہوتی ہے، عزّت، شہرت کی بُھوک ہوتی ہے مگر جو اللہ والے ہوتے ہیں، وہ نیکیوں کے حریص ہوتے ہیں۔ کاش! یہ حرص ہمیں بھی نصیب ہو جائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

عِمامہ شریف کی دُنیوی برکات

پیارے اسلامی بھائیو! عِمامہ شریف باندھنے کے دُنیوی فائدے بھی ہیں ❁ اَوَّل تو یہ کہ عِمامہ شریف ظاہِری حُسْن کا ذریعہ ہے ❁ اسی طرح عِمامہ شریف دُھوپ کی شِدَّت سے بچاتا ہے ❁ سردِی سے مَحْفُوظ رکھتا ہے ❁ فِزِیالَوجِی (*Physiology*) کی ایک تحقیق کے مُطابِق عِمامہ شریف کی برکت سے حرام مغز مَحْفُوظ رہتا ہے، اعصابی نظام میں مضبوطی آتی ہے ❁ عِمامہ شریف فالج سے حفاظت کا ذریعہ ہے ❁ عِمامے کا شملہ ریڑھ کی ہڈّی کے وَرَم سے بچاتا ہے ❁ عِمامہ شریف باندھنا سَر دَرْد کے لیے بہت مفید ہے ❁ عِمامہ شریف کی برکت سے دائمی نزلہ نہیں ہوتا، ہو بھی جائے تو اس کے اثرات کم ہوتے ہیں ❁ حضرت رَبیع رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عِمامہ باندھنے سے عقل بڑھتی ہے ❁ عِمامہ باندھنے کی برکت سے لُو لگنے اور دماغی فالج سے حفاظت ہوتی ہے۔[1]

[1]... عِمامہ کے فضائل، صفحہ: 379-388 ملتقطاً۔

نفسیاتی امراض کا علاج

ایک ماہرِ نفسیات ڈاکٹر کا بیان ہے کہ جب میں اعلیٰ تعلیم کی ڈگری کے لیے بیرونِ ملک گیا تو وہاں میں نے دیکھا کہ نفسیاتی امراض سے بچانے کے لیے پگڑی (عمامہ) نما ایک کپڑا سر پر باندھا جاتا تھا۔ میں نے دیکھا تو حیران ہو گیا کہ یہ تو وہی عمامہ شریف ہے کہ جسے سجانے کا ہمارے سیّدِ عرب و عجم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حکم ارشاد فرمایا ہے۔ ماہرین وہ عمامہ نما کپڑا اِس لیے باندھتے تھے کہ اس سے آدمی کے اندر مسائل حل کرنے کی قوت اور مصائب کے برداشت کا حوصلہ پیدا ہوتا ہے اور آدمی بے شمار نفسیاتی امراض سے بچ جاتا ہے۔[1]

بیان کا خلاصہ

پیارے اسلامی بھائیو! خُلاصۂ کلام یہ ہے کہ عمامہ صِرف ایک کپڑا نہیں تاجِ عزّت بھی ہے، مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت بھی ہے، نیکیوں میں اضافے کا سبب بھی ہے، اُمّت کی ترقی و کامیابی کی ضمانت بھی ہے، شیطان کی مخالفت بھی ہے ۞ فرشتوں کی صِفت بھی ہے ۞ جو سر عمامے سے سج گیا، وہ حیا، غیرت، عزّت اور سُنّت کے نُور سے سج گیا ۞ سر پر عمامہ، چہرے پر سُنّتِ رسول اور دِل میں ایمان، یہی تو سچّے پکّے حقیقی مسلمان کی شان ہے۔ آج ہم سُنّت کو سَر کا تاج بنالیں، کل روزِ قیامت اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک ہمیں جنّت کا وارِث بنادے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...عمامہ کے فضائل، صفحہ: 390۔

عمامے کا رنگ کیسا ہو...؟

پیارے اسلامی بھائیو! آخر میں یہ بھی عرض کر دوں کہ عِمامہ کس رنگ کا باندھنا چاہئے۔ ویسے تو بہت سارے رنگوں کا حدیثِ پاک میں ذِکر آیا ہے، البتہ! شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا عمامہ شریف اَکثر اوقات سفید رنگ کا ہوتا تھا[1] ۞ حضرت جبریلِ امین علیہ السَّلام بار گاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، اس وقت آپ نے سفید عِمامہ شریف سجایا ہوا تھا ۞ جنگِ صِفِّین کے دِن حضرت علی رَضِیَ اللہُ عنہ کا عِمامہ شریف سفید رنگ کا تھا ۞ حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عنہ بھی سفید عِمامہ باندھا کرتے تھے ۞ اسی طرح بہت سارے صحابہ اور تابعین کے مُتَعَلِّق روایات موجود ہیں کہ یہ حضرات سفید عِمامہ باندھا کرتے تھے۔ لہٰذا ادائے سُنّت کی نیت سے سفید عِمامہ باندھنے کی نِیّت فرمائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! رنگ میں سُنّت کا خیال رکھنے کا بھی ثواب ملے گا۔[2]

دوبارہ وضاحت کر دُوں، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے دوسرے رنگوں کا عِمامہ باندھنا بھی ثابت ہے، البتہ! زیادہ تَر آپ کے عِمامہ شریف کا رنگ سفید ہوتا تھا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نے کتنی پیاری بات کہی، لکھتے ہیں:

پیچ کرتا ہے فدا ہونے کو لُمعَہ نُور کا
گردِ سر پھرنے کو بنتا ہے عِمامہ نُور کا[3]

وضاحت: نور کی روشنی نچھاور ہونے کے لیے سر کے گرد اِس طرح حلقہ بناتی ہے جیسے نوری عمامہ کو سر کے گرداگرد گھما کر باندھا جاتا ہے۔

[1]... کشف الالتباس (مترجم)، صفحہ: 13۔
[2]... عمامہ کے فضائل، صفحہ: 221-231 ملتقطاً۔
[3]... حدائقِ بخشش، صفحہ: 244۔

اللہ پاک ہمیں عمامہ شریف باندھنے اور سفید عمامہ سجانے کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: دَرْس

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! آج کے اِس پُر فتن دور میں عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی اُمّت کو نیک نمازی، سُنّتوں کا پابند بنانے کی کوشش میں مَصْرُوفِ عَمَل ہے، آپ بھی دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بھی خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا کیجیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **درس** بھی ہے۔

مسجد، چوک، مارکیٹ خصوصاً گھر میں جہاں جہاں موقع ملے درس دینے کی کوشش کیجیے! دے نہ سکیں تو اِس میں شرکت کیا کیجیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ❁ عِلْمِ دِین سیکھنے کا موقع ملے گا ❁ مسجد درس میں شامل ہونے کی صورت میں اتنی دَیر مسجد میں بیٹھنے کا ثواب ملے گا ❁ نیک صحبت میں بیٹھنا نصیب ہو گا ❁ گھر سے ہی دَرْس میں شرکت کی نِیّت کر کے چلیں گے تو راہِ عِلْمِ دِین میں چلنے کا ثواب ملے گا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم ❁ مخلوقات حتی کہ دریا کی مچھلیاں بھی دُعا کریں گی۔ آیئے! ترغیب کے لیے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

ہوٹل کی زینت بننے والا نوجوان

ایک اسلامی بھائی اپنا واقعہ کچھ یوں بیان کرتے ہیں: ایک دن میں کسی ہوٹل پر بیٹھا چائے پی رہا تھا کہ سُنّتوں بھرا لباس پہنے ایک اسلامی بھائی میرے قریب آئے اور گرم جوشی سے ہاتھ ملایا اور بولے: پیارے بھائی! باہَر چوک دَرْس ہو رہا ہے۔ آپ چند منٹ عِنَایَت فرما

دیں اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ڈھیروں نیکیوں کا خزانہ ہاتھ آئے گا۔ میں ان کی خوش اَخلاقی و ملنساری سے متأثّر (Impress) ہو کر ہاتھوں ہاتھ ان کے ساتھ چل پڑا۔ باہَر ایک اسلامی بھائی **فیضانِ سنّت** سے دَرْس دے رہے تھے، دوسرے اسلامی بھائیوں کی طرح میں بھی دَرْس سننے میں مصروف ہو گیا، دَرْس سُن کر میرا دِل چوٹ کھا گیا، میں نے سچے دِل سے توبہ کی اور اسلامی بھائیوں کی صحبت اختیار کر لی، جس کی بدولت کبھی سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سَعَادَت تو کبھی قافلوں میں عاشِقانِ رَسول کے ساتھ سَفَر نصیب ہونے لگا۔ رَفتہ رَفتہ میں دِینی ماحول کے قریب سے قریب تَر ہوتا چلا گیا، بالآخر ہوٹلوں کی زِیْنَت بننے والا نوجوان چوک دَرْس کی بَرَکت سے آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کے ساتھ مَسْجِد میں وقت گزارنے والا بن گیا۔[1]

عطائے حبیبِ خدا دینی ماحول	ہے فَیضانِ غوث و رضا دینی ماحول
سَنور جائے گی آخرت ان شاء اللہ	تم اپنائے رکھّو سدا دینی ماحول[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

15 سو سالہ جشنِ ولادت کی دُھوم دَھام

پیارے اسلامی بھائیو! جھوم جائیے! نور والے آقا، **مکی مدنی مصطفےٰ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کا 15 سو سالہ جشنِ ولادت تشریف لا رہا ہے۔

[1]...میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا، صفحہ:12 ملخصًا۔

[2]...وسائلِ بخشش، صفحہ:646 ملتقطاً۔

سرکار کی آمد! مرحبا	دلدار کی آمد! مرحبا!	مکی کی آمد! مرحبا!	مدنی کی آمد! مرحبا
حضور کی آمد! مرحبا!	پرنور کی آمد! مرحبا	سرور کی آمد! مرحبا!	رہبر کی آمد! مرحبا!
مرحبا! یا مصطفٰے!	مرحبا! یا مصطفٰے!	مرحبا! یا مصطفٰے!	مرحبا! یا مصطفٰے!

تمام اسلامی بھائی ابھی سے اِس کی تیاری شروع فرما دیجیے! اپنے ❁ گھروں ❁ دوکانوں ❁ فیکٹریوں ❁ مسجدوں ❁ مدرسوں ❁ گلیوں ❁ محلّوں ❁ شاہراہوں ❁ عمارتوں پر خوب چراغاں کیجیے! مدنی پرچم لہرائیے! محافلِ ذکر مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا اہتمام کیجیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی خوب برکتیں حاصِل ہوں گی۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن

دھوم ہے عطّار ہر سو شاہ کے میلاد کی
جھوم کر تم بھی پُکارو! مرحبا یا مصطفٰے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عمامہ باندھنے کی سنتیں اور آداب

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مَدَنی پُھول" سے عمامہ باندھنے کی سنتیں اور آداب سُنتے ہیں۔ پہلے دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُلاحظہ ہوں: (1) ارشاد فرمایا: عمامے کے ساتھ دو رَکعت نماز بغیر عمامے کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہیں۔ (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخَطّاب، ۲/۲۶۵ حدیث: ۳۲۳۳) (2) عمامے، عَرَب کے تاج ہیں تو عِمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عمامہ باندھے اُس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے۔ (کَنْزُ الْعُمّال، ۱۵/۱۳۳، رقم: ۴۱۱۳۸) ❁ عمامہ باندھنے سے پہلے رُک جایئے اور اچھی اچھی نیتیں کرلیجئے ورنہ ایک بھی اچھی نیت نہ ہوئی تو ثواب نہیں ملے گا۔ مثلاً یہ نیتیں کرلیجئے: * قبلہ رُو

* کھڑے کھڑے * رضائے اِلٰہی کے لئے * سُنّت پر عمل کرتے ہوئے عمامہ باندھ رہا ہوں ۞ مناسب یہ ہے کہ عِمامے کا پہلا پیچ سر کی سیدھی جانب جائے ۞ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے باندھیے! کہ عمامہ کھڑے ہو کر باندھنا سنت ہے ☆ مکتبۃ المدینہ کی کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد3 صفحہ 660 پر ہے: عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا الٹا کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا) وہ ایسے مَرَض میں مبتلا ہو گا جس کی دوا نہیں۔

۞اعلان۞

عمامہ باندھنے کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

۞یاددھانی۞

دو فرامین مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمانِ دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[1] (2) جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار ''أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِی لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ'' پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...کنز العمال، 14/ 80، حدیث: 38293

2...مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث: 3019، نماز کے احکام، ص422

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

(3) رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

1…افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ١٥١ ملخصًا

2…افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ٦٥

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرتِ اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: جو شَخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[4]

1...القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

4...الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

﴿1﴾ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/ ۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/ ۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵